تبارک و تعالیٰ نے آپ کو کامیابی کی نوید عطا فرمائی۔ جس کا عملی آغاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّلین خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا کہ آپ نے اسلامی فتوحات کی صورت میں قیصر و کسریٰ کی حدود میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بنیاد رکھ دی۔ جس کی تکمیل آپ کے جانشینوں کے دور میں ہوئی۔

۴۸............صدیقیت اور خلافت نبوت و رسالت کے تقاضے پورے فرماتے ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً سوا دو سال بعد ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ ھ بروز سوموار مغرب و عشا کے درمیان (سوموار ۲۱ تاریخ تھی مگر قمری حساب سے شام ۲۲ کی تھی) وفات پائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے یعنی صاحب نماز تو تھے ہی صاحب مزار بھی ہو گئے گویا کہ اس جگہ دفن ہوئے جو جنت کا ٹکڑا ہی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی وجہ سے جنت الفردوس حتیٰ کہ عرش معلّیٰ کے لئے بھی قابل رشک ہے۔

۴۹............رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے وقت) زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے (مشکواۃ باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما الفصل الثانی)

۵۰............حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں اور دوسرے کا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور فرمایا: قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے (ایضاً)

اللهم ارزُ قناحُبَّ اَصحابِ النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وارز قنا اتبا عهم با حسان وادخلنا معهم فی جنت الفردوس ۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین.

مولانا احمد رضا خان بریلوی پر ناحق الزام

"اگر آپ ہندوستان میں بریلی جائیں تو مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی مسجد میں نہ اذان سے پہلے درود پڑھا جائے گا اور نہ بعد میں۔ نماز کے بعد کلمہ کا ورد بھی نہیں ہوگا اور جمعہ اور میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر درود سلام کی محفل بھی نہیں ہوتی...... دراصل اس معاملے میں حضرت مولانا کو بہت بدنام کیا گیا ہے۔ ان کی احتیاط کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ وہ مزارات پر خواتین کے جانے کے قائل بھی نہیں ہیں۔ مزارات پر جانے کے آداب ان کے نزدیک یہ ہیں کہ قبر سے چار ہاتھ دور کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی جائے۔ قبر کو بوسہ تو کیا، چھوا بھی نہ جائے۔ قبر پر ایک سے زیادہ غلاف نہ ڈالا جائے۔ لیکن آج کل تو لوگ دور دراز سے ڈھول ڈھمکے کے ساتھ بھنگڑا ڈالتے ہوئے مزاروں پر جاتے ہیں۔ امام احمد رضا کے نزدیک ان کا یہ فعل حرام و ناجائز ہے اور ایسا کرنے والوں پر توبہ فرض ہے۔"

(بحوالہ ماہنامہ "اشراق" لاہور، جولائی ۹۸ء)